## 2149 ـ بیعانہ کی بیع

**سوال**

بعض تاجر خریدار یا کرایہ پر کچھ حاصل کرنے والے سے بطور بیعانہ کچھ رقم پیشگی لیتے ہیں کہ اگر خریدار یا کرایہ دار اپنی رائے سے پھر جائے اور چیز نہ خریدے اور کرایہ پر حاصل نہ کرے تو پیشگی ادا کی جانے والی رقم بائع ضبط کرلے گا، تو ایسا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اس سوال کا موضوع بیعانہ والی بیع ہے، اور بیعانہ کی بیع سے مراد یہ ہے کہ اگر خریدار مال خریدے گا تو بطور بیعانہ دی جانے والی رقم اس سامان کی قیمت میں شامل ہو گی اور اگر خریدار چیز نہیں خریدتا تو یہ رقم بائع رکھے گا، اور یہ بیع اجارۃ کی جگہ ہو گی کیونکہ وہ منافع کی بیع ہے، اور ایك حدیث میں بیعانہ کی بیع سے ممانعت آئی ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں، اور بیعانہ کی بیع کے جواز سے کچھ معین حالات مستثنی ہیں جن میں بیع السلم شامل ہے کیونکہ اس میں معاہدہ کی مجلس میں پوری قیمت ادا کی جاتی ہے، اور اسی طرح نقد کی نقد کے ساتھ فروخت اور سونے اور چاندی کی فروخت کیونکہ اس بیع میں مجلس کے اندر ہی قبضہ ضروری ہے، لھذا ان عقود اور معاہدات میں بیعانہ کی جائز نہیں.

یہ اور جب انتظار کی مدت محدد بھی کردی جائے تو بیعانہ کی بیع جائز ہے اور خریداری مکمل ہونے پر بیعانہ کی رقم قیمت کا حصہ شمار ہو گی، اور اگر خریدار چیز نہیں خریدتا تو جب وہ دونوں کی رضامندی سے وہ رقم بائع کا حق ہے.

واللہ تعالی اعلم .